بسم اللہ الرحمن الرحیم

لِیُخرِجَ الَّذِینَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی

امیر و مبلغ انچارج :- شیخ مبارک احمد

ایڈیٹر : عبدالرشید یحیٰی
معقبول احمد قریشی

جماعتِ احمدیہ امریکہ کا ترجمان

النور

فروری 1987

جماعتِ احمدیہ کو اسلام کے دفاع سے باز رکھنے کیلئے انتہائی ناپاک سازش

اللہ تعالیٰ اپنے وفادار بندوں سے کبھی بے وفائی نہیں کرتا

خدا کی قسم ہم دونوں جہانوں میں کامیاب رہیں گے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۱۲ دسمبر ۱۹۸۶ء بمقام مسجد فضل لندن (مرتبہ اخلاق احمد انجم)

پاکستان میں جماعت احمدیہ کی مخالفت

تشہد و تعوذ و سورہ فاتحہ اور سورۃ الفاتحہ کی آیت نمبر ۵ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف انتہائی مخالفانہ کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا پاکستان میں گزشتہ چند سالوں سے پاکستان اور اسلام کے اندرونی و بیرونی دشمنوں کی ملی بھگت سے جو سازش رفتہ رفتہ آگے بڑھ رہی ہے اس کے کچھ پہلو عملاً بے نقاب ہو چلے ہیں اور جہاں تک ان کو طاقت ہے وہ ان پر عمل درآمد کرنے کی کوشش کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اب یہ تحریک اور سازش اپنے منطقی نقطہ عروج کی طرف کچھ اور آگے بڑھ رہی ہے جو خاص طور پر جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتی ہے۔ جماعت احمدیہ کے متعلق تمام دنیا کی اسلام دشمن طاقتیں بخوبی واقف ہیں کہ سب سے زیادہ اسلام کا دفاع کرنے والی اور وفادار جماعت، جماعت احمدیہ ہے اور سب سے زیادہ وطن سے محبت رکھنے والی جماعت بھی جماعت احمدیہ ہے جس کے متعلق یہاں کے ایک چرچ نے بھی اعلان کیا کہ سب سے زیادہ ڈر ہمارے چرچ کو جماعت احمدیہ سے ہے۔

جماعت احمدیہ کو اسلام کے دفاع سے باز رکھنے کی ناپاک سازش

فرمایا اس سازش کا مرکزی نقطہ یہ ہے کہ پاکستان میں جماعت احمدیہ کو نیست و نابود کیا جائے کیونکہ پاکستان میں سب سے زیادہ مضبوط اور فعال یہی جماعت ہے جو اسلام کے دفاع کے لئے پیش پیش ہے اس لئے اگر پاکستان سے ہی اس کی بنیادیں اس طرح اکھیڑ دی جائیں کہ اوّل حکومت پاکستان یہ اعلان کرے کہ جماعت احمدیہ کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں تو جماعتِ احمدیہ کو ساری دنیا پر جو برتری حاصل ہو گئی تھی وہ بالکل برعکس شکل اختیار کر جائے گی اور اسلام

Ahmadiyya Movement in Islam, Inc.
P.O. BOX 338
ATHENS, OHIO 45701

Non Profit Org
U.S. POSTAGE
PAID
ATHENS OHIO
PERMIT #143

دشمن طاقتیں دنیا میں یہ پروپیگنڈا کر سکیں گی کہ پاکستان دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت ہے اور اس مملکت میں جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دیا جا چکا ہے اس لئے اس جماعت کا اسلام کی نمائندگی کا حق ہی کوئی نہیں۔ اس طرح جماعت احمدیہ کے غیر اسلامی طاقتوں پر جو حملے ہیں ان میں غیر معمولی کمزوری واقع ہو جائے گی۔ دوسرے ان کی بقا پر حملہ کیا جائے اور اسلام کے نام پر جماعت احمدیہ کے قتل و غارت کی تعلیم دی جائے۔ اور بالآخر نفرتوں کو بڑھاتے بڑھاتے اس حد تک پہنچا دیا جائے کہ پاکستان میں ہر احمدی کی جان مال اور عزت خطرے میں مبتلا ہو جائیں جس طرح طوفان میں کشتی ڈولتی ہے اس طرح یہ جماعت اپنی بقا کی جدوجہد میں مصروف ہو جائے اور اسلام کی نمائندگی میں غیر مذاہب پر حملے کرنے کی اسے ہوش ہی نہ رہے اور جب یہ حالات پیدا ہو جائیں اور اشتعال بڑھتے بڑھتے ایک خاص حد تک پہنچ جائے تو اس وقت جماعت احمدیہ کے قتل عام کا ایک حکم جاری کیا جائے یہ وہ آخری منطقی نقطۂ عروج ہے جس کا میں نے اشارۃً ذکر کیا تھا۔ فرمایا اس حکم کے جاری کرنے سے پہلے یہ ضروری تھا کہ جماعتِ احمدیہ کو اسلام سے کاٹنے کی ساری کوششیں کر لی جائیں۔ تاکہ جب قتل عام کا حکم جاری ہو تو اس سے پہلے سارے پاکستان اور ساری دنیا کے عوام کم از کم اس بات کے قائل ہو چکے ہوں کہ یہ مرتد ہیں اور دوسری بات یہ ثابت ہو کہ مرتد کی سزا قتل ہے یہ وہ رخ ہے جو آغاز ہی سے ان دشمنوں نے سامنے رکھا۔

مخالفینِ احمدیت کی انتہائی ناکامی

فرمایا پہلے حصے میں یہ ناکام رہے کیونکہ ساری دنیا میں احمدیت کی اسلام کی خاطر جنگ پہلے سے کئی گنا شدت اختیار کر چکی ہے جب سے انہوں نے شرارت شروع کی ہے اس وقت سے لے کر اب تک اس تیزی کے ساتھ احمدیت اسلام کے جہاد میں مصروف ہو گئی ہے اور وہ جہاد اتنی وسعت اختیار کرتا چلا جا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جہاد کو ایسی حیرت انگیز کامیابیاں نصیب ہو رہی ہیں کہ ہر گزرے ہوئے دن پر جب نظر ڈالتے تو پچھلا سیڑھی کی طرح دکھائی دینے لگتا ہے اور لامتناہی منازل باہیں کھولے جماعت احمدیہ کو اپنی طرف بلا رہی ہیں اس کوشش میں تو ساری دنیا کے اسلام دشمن کلیتہً ناکام و نامراد ہو چکے ہیں دنیا کے عقلمند عوام الناس کے نزدیک اسلام کی سچی نمائندہ اور اسلام کی طرف سے بات کا حق رکھنے والی جماعت اب جماعت احمدیہ ہی ہے اس لئے یہ کوشش جو بہت ہی ذلیل اور کمینی کوشش تھی اور بھیانک اور خطرناک مضمرات رکھنے والی کوشش تھی اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بالکل نامراد ہو گئی ہے اور پاکستان کے مخالف ترین ملاں نے بھی اس بات کا اقرار کر لیا ہے کہ جماعت احمدیہ پچھلے سالوں میں ترقی کے ہر میدان میں تیزی کے ساتھ آگے بڑھ چکی ہے اور اس کی ترقی آنکھیں چندھیا دینے والی ہے۔

جماعت احمدیہ کو جبراً کلمہ طیبہ سے علیحدہ کرنے کی ناکام کوشش

دوسری کوشش کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ دوسری کوشش میں ان کا پہلا قدم یہ تھا کہ جماعت احمدیہ کو ظلم و تعدی کے ساتھ جبراً کلمہ طیبہ سے توڑنے کی کوشش کی جائے (اس ضمن میں حضور نے علماء اور حکومت کی ملی بھگت کا تفصیلی ذکر فرمایا) لیکن اس بات میں بھی کلیتہً ناکام و نامراد ہو گئے کہ جماعت احمدیہ کے دل سے تو درکنار سینے سے بھی کلمہ نوچ کر پھینک سکیں اور ان کو اس بات کا اقرار کرنا پڑا کہ ہم اس تحریک میں ناکام ہو گئے ہیں۔ جماعت احمدیہ کو کلمہ طیبہ سے الگ نہیں کر سکے۔ اور ان کو یہ پتہ چل گیا کہ جماعت احمدیہ کلمہ طیبہ کی دل سے قائل ہے۔

پاکستان ٹیلیویژن پر جماعت احمدیہ کو ختم نبوت کا منکر قرار دینے کا جھوٹا الزام

فرمایا کہ جب اس کوشش میں ناکام ہو گئے تو مرتد کی سزا قتل کا بیانہ بنانے کے لئے دوسری کوشش یہ کی ٹیلیویژن پر ایک مولوی نے اعلان کیا کہ یہ ٹھیک ہے کہ کلمہ کے انکار سے انسان مرتد ہوتا ہے لیکن اس کے اور بھی اثرات ہیں کہ قرآن کریم میں آنحضرتؐ کی جو صفات بیان ہوئی ہیں ان میں سے اگر ایک کا بھی انکار کر دے تو وہ بھی کلمے کا انکار ہے اس لئے جو شخص ختم نبوت کا منکر اور اجرائے نبوت کا قائل ہو جائے تو وہ مرتد ہے اور اسی ضمن میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ جماعت احمدیہ ختم نبوت کی قائل نہیں۔ فرمایا جماعت احمدیہ سے زیادہ ختم نبوت کا کوئی بھی قائل نہیں۔ ہر معنے اور ہر تفصیل میں جماعت احمدیہ ختم نبوت کی قائل ہے اور جس عرفان اور گہری معرفت کے ساتھ جماعت احمدیہ ختم نبوت کی قائل ہے دنیا کی ساری جماعتیں مل کر بھی اتنی قائل نہیں۔ ہر احمدی اپنے مخالف کو یہ چیلنج کر سکتا ہے کہ بحث کا عنوان یہ نہ رکھو کہ ہم قائل ہیں یا نہیں بلکہ بحث کا عنوان یہ ہو گا کہ ہم تم سے زیادہ قائل ہیں اور یہ ثابت کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ تمام قرآن تمام سنت اور تمام عقلی شواہد ہمارے ساتھ ہیں کہ آیت خاتم النبیین کا جس معرفت کے ساتھ جس گہرائی کے ساتھ جماعت احمدیہ ایمان رکھتی ہے دنیا کی کوئی جماعت بھی ایمان نہیں رکھتی۔ حضور نے مخالفین کی اس منطق کہ مرتد وہ ہوتا ہے جو ختم نبوت کا منکر ہو اور اسی پر جہاد فرض ہوا تھا کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ یہ ان کا آنحضرتؐ اور حضرت ابوبکرؓ پر کھلا کھلا افتراء ہے اور ساری تاریخ اسلام کو مسخ کیا گیا ہے کہ آپ نے منکرین ختم نبوت اور اجرائے نبوت کے قائلین کے خلاف جہاد کرنے کا حکم دیا تھا بلکہ تاریخ اسلام بتاتی ہے کہ وہ منکرین زکوٰۃ کے متعلق جہاد تھا ساری لڑائی حضرت ابوبکرؓ کی مخالفین زکوٰۃ کے ساتھ تھی اور ختم نبوت اور اجرائے نبوت کا کوئی دُور کا بھی اس میں ذکر نہیں۔

فرمایا کہ احمدیوں پر یہ الزام تو ویسے ہی صادق نہیں آتا کہ جماعت احمدیہ ختم نبوت کی منکر ہے۔ فرمایا کہ جماعت احمدیہ ختم نبوت کی قائل ہے اور حضرت مسیح موعودؑ کو آنحضرتؐ سے جس قدر پیار تھا، ان دشمنان کے آبا و اجداد پشت در پشت شمار کر لیں اور ان کی نسلاً بعد نسلٍ پشتیں بھی شمار کر لیں تو سارے مل کر حضرت اقدس محمد مصطفیٰؐ کے عشق میں وہ گیت نہیں گا سکتے جو حضرت اقدس مسیح موعودؑ گا چکے ہیں۔ سارے مل کر آج بھی زور لگا لیں، وہ پیار، وہ عشق، وہ سچائی، اور وہ گہرائی پیدا کر کے تو دکھائیں اپنے کلام میں جو خالصتہً ایک سچے عاشق کو نصیب ہوا کرتی ہے۔ اس لئے الزام نہ صرف جھوٹا بلکہ اتنا کریہہ ہے کہ اس کا جماعت احمدیہ کے ساتھ کوئی دُور کا بھی تعلق نہیں لیکن صاف پتہ چلا کہ جب حکومت کا ملاں ٹی وی پر آ کر یہ اعلان کر رہا ہے تو کچھ ایسے ارادے ہیں شرارت اور خباثت کے کہ اس تحریک کے دوسرے پہلو کو بھی جلد از جلد اپنے منطقی نقطہ تک پہنچائے۔

ہر احمدی شہید کے خون کے قطرہ سے قومیں احمدیت میں داخل ہوں گی

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ ان دشمنوں کو اپنے ذلیل اور اسلام دشمن ارادوں کے نافذ کرنے میں کس قدر کامیابی ہوتی ہے لیکن ایک بات میں ابھی سے بتا دیتا ہوں کہ وہ ناکام ہو چکے ہیں۔ اگر ان کا یہ خیال ہے کہ احمدی خوف کے نتیجہ

ہیں ملاں کے ڈر سے اپنے خالصتہً للہ دین کو تبدیل کر لیں گے یعنی خدا کے مقابل پر ان کے دل پر ملاں کا خوف زیادہ غالب آجائے گا تو یہ میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ یہ ابھی سے ردّ شدہ نامراد لوگ ہیں۔ ناممکن ہے کہ اس ارادے میں ان کو کسی قسم کی بھی کامیابی ہو۔ جو چاہیں فیصلے کریں جو چاہیں بد ارادے رکھیں جس طرح چاہیں ان پر عمل درآمد کرائیں جماعت احمدیہ ملاں کے خوف کے سامنے سر جھکا کر اپنی گردن بچانے کے لئے تیار نہیں ہے۔

فرمایا۔ اگر حد سے زیادہ سوچا جائے تو یہ صورت بن سکتی ہے پاکستان میں تیس سے چالیس لاکھ احمدیوں کا اپنے دین پر قائم رہنے کے نتیجے میں، خدا تعالیٰ پر ایمان رکھنے کے نتیجے میں قتل عام ہو۔ اگر خدانخواستہ ایسا ہو تو اس کے نتیجہ میں جماعتِ احمدیہ مٹ جائے گی؟ فرمایا اس کے نتیجے میں بھی یہ کلیتہً نامراد ہوں گے۔ ہر احمدی شہید کا جو ایک ایک قطرہ زمین پر گرے گا اس کے نتیجے میں قومیں اسلام اور احمدیت میں داخل ہوں گی۔ اور اس کثرت سے اللہ تعالیٰ اس کا اجرِ عظیم عطا فرمائے گا کہ ملاں اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ پاکستان کو اگر عام رفتار کے مطابق ہزار سال بعد احمدی بننا ہو تو اگر یہ اپنے اس بد ارادے میں کامیاب ہو جائیں تو ہزار سال کی بجائے ہو سکتا ہے کہ پاکستان کے احمدی ہونے میں ایک سال بھی نہ لگے۔ فرمایا اگر یہ خوفناک ارادہ واقعتہً عملی جامہ پہن لے تو یہ سوچ بھی نہیں سکتے کہ خدا کی تقدیر اس کے نتیجے میں کتنے حیرت انگیز ردِّ عمل دکھاتی ہے اور ساری انسانی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ ایسے واقعات رائیگاں نہیں جایا کرتے۔ چند معصوموں کے قتلوں کا خون بھی لوگوں کو معاف نہیں ہوا کرتا، قوموں کو معاف نہیں ہوا کرتا۔ کجا یہ کہ خالصتاً خدا کے نام پر قائم ہونے والی جماعت کے ہر بڑے اور چھوٹے، مرد اور عورت اور بچے کو شہید کر دیا جائے صرف اس لئے کہ وہ دین میں استقامت دکھا رہے ہیں پھر بھی کچھ نہ ہو تو یہ تو ایسا واقعہ ہی نہیں ہے جو رونما ہو اور دنیا کا ایک سب سے بڑا انقلاب بھرپا نہ کر جائے۔

جماعت احمدیہ کا ہر فرد قربانی پیش کرنے کیلئے تیار ہے

فرمایا۔ جماعت احمدیہ جو خالصتاً اللہ پر ایمان لانے والی جماعت ہے جس کا دل خالص ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار ہے اس کو تم ناکام نہیں کر سکتے جو چاہو کر لو۔ تمہاری تو عقل کی حد اور منتہا، تمہارے دین کی بس اتنی ہے کہ بکرے سجا کر قربانی کے لئے پیش کر دو۔ اگر تم نے یہی فیصلہ کیا کہ احمدیوں کی قربانی کرنی ہے تو مائیں اپنے بچے سجا کر، بیویاں اپنے خاوند سجا کر اور بہنیں اپنے لال اور ویر سجا کر اس قربانی کے لئے پیش کر دیں گی۔ تمہاری قربانیوں کی کیا حیثیت ہے خدا کے نزدیک؟ یہ قربانیاں ہیں جو خدا کو مقبول ہوا کرتی ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ میں تمہیں یہ بھی بتا دیتا ہوں کہ تم نامراد اور رسوا ہو گے، جس طرح پہلے تم اپنی ہر کوشش کے پھل سے محروم کئے گئے ہو یہ ذلت اور رسوائی بھی تمہارے مقدر میں لکھی گئی ہے کہ اس کوشش کے پھل سے بھی تم محروم کئے جاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ اپنے وفادار بندوں سے کبھی بے وفائی نہیں کرتا

فرمایا۔ جہاں تک جماعت احمدیہ کے عمومی ردِّ عمل کا تعلق ہے یہ میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے وفادار بندوں کے ساتھ بے وفائی نہیں کیا کرتا اور اللہ کے وفادار بندے بھی اس کے دوسرے وفادار بندوں سے بے وفائی نہیں کیا کرتے۔ فرمایا جس ملک میں تمہارا زور چلتا ہے جو چاہو کرو۔ خدا کی قسم! ساری عالمگیر جماعت اپنے پیاروں سے وفا کر کے دکھائے گی اور جو کچھ خدا کی تعلیم نے انہیں سکھایا ہے اسی طرح وہ اپنا انتقام لے گی ایک ایک قطرے کا انتقام لے گی۔ لیکن اس اصول کے مطابق لے گی جو اصول قرآن کریم نے اس پر واضح کیا ہے اور جو خدا مجھے سمجھائے گا۔ فرمایا مجھے کوئی ضرورت نہیں کہ میں اس کی تفصیل تمہیں بتاؤں۔ لیکن یہ میں جانتا ہوں قرآن کریم کا جتنا فہم خدا نے مجھے عطا کیا ہے۔ ہمارے سامنے ایک کھلا روشن لائحہ عمل موجود ہے اور وہ ایسا عظیم الشان لائحہ عمل ہے کہ اس سے ٹکرا کر تم پاش پاش اور ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے لیکن کبھی تمہیں کامیابی نصیب نہیں ہو سکتی۔ اس لئے جہاں بھی احمدی مظلوم ہے ساری دنیا کا احمدی اس کے ساتھ ہے۔ خدا کی تقدیر اس کے ساتھ ہے۔ اس کو کیا خوف ہے؟ تاریخ عالم اس کے ساتھ ہے کسی قیمت پر بھی احمدیت کو نیست و نابود کرنے میں یہ ذلیل و رسوا دشمن کامیاب نہیں ہو سکتا۔ ان کو جلدی اور افراتفری صرف اس بات کی پڑی ہوئی ہے کہ موجودہ سربراہ کے دن کہیں تھوڑے نہ رہ گئے ہوں۔ حالانکہ اس کے آقاؤں نے اس سے وعدہ کیا ہے کہ نوے تک (۱۹۹۰ء) ہم تمہیں ضرور رکھیں گے۔ اس کے خداؤں نے اس کو یقین دلایا ہے کہ ابھی چند سال تمہارے باقی ہیں، لیکن اس بد نصیب کو اپنے خداؤں پر یقین نہیں اور اس پر بھی یقین نہیں۔ اس لئے چاہتے ہیں کہ جس حد تک ممکن ہے اس ظالم شخص کے دور کے اندر اندر جو کر سکتے ہیں، کر گزریں۔ ان کو جلدی اس لئے ہے کہ دنیاوی خداؤں کا زمانہ محدود ہوا کرتا ہے۔ فرمایا احمدیوں کو کوئی جلدی نہیں ہے۔ تمہارے خدا کا دنیا میں طاقت کا دائرہ لازماً محدود ہے اس لئے تم بے شک جلدی کرو اور اس محدود دائرے میں جو کر سکتے ہو کر گزرو تمہارے خدا کی کرسی کے دو پائے ہیں ایک ملک میں اور دوسرا پاؤں بعض اسلام دشمن طاقتوں کے بیرونی ملکوں میں ہیں لیکن ہمارے خدا کی کرسی تو زمین و آسمان پر محیط ہے اس کی کرسی کے پائے ساری کائنات پر وسیع ہیں۔

فرمایا تمہیں جلدی اس لئے ہے کہ اس کا وقت تھوڑا ہو گا کیونکہ دنیاوی خداؤں کی کرسیاں زیادہ دیر ان کے قبضے میں نہیں رہا کرتیں۔ فرمایا ہمیں کوئی جلدی نہیں کیونکہ ہمارے خدا کی کرسی ہمیشہ ہمیش کے لئے اس کے قبضے میں ہے اور کوئی دنیا کی طاقت اس کے قبضے سے ہٹا نہیں سکتی۔ نہ صرف یہ کہ وہ اپنی کرسی کی حفاظت کرنا جانتا ہے بلکہ وہ حفاظت اس کو کبھی بھی نہیں تھکاتی۔

ہمارا خدا جیتنے والا خدا ہے اس لئے ہمیں کوئی جلدی نہیں

فرمایا۔ کہاں تمہارا خدا جس کا دائرہ اثر محدود، جس کا زمانہ محدود، آج نہیں تو کل اس کی کرسی نے بہرحال جانا ہی ہے اس لئے جو افراتفری کے نمونے دکھا رہے ہو، جو جلدی کرتے ہو کرتے چلے جاؤ۔ جماعت احمدیہ نے جیتنا ہے اور آخر کار لازماً جیتنا ہے کیونکہ ہمارا جیتنے والا خدا ہے۔ ہمیں کوئی جلدی نہیں کیونکہ اس کی کرسی کل دنیا پر ہی نہیں، کل عالم پر، کل کائنات پر محیط ہے اور ہمیں اس لئے کوئی جلدی نہیں کہ اس خدا کا وقت ابد الآباد سے ہے اور ابد الآباد تک رہے گا پس ہم جس ابدی طاقت کے ساتھ وابستہ ہیں ہم جانتے ہیں کہ ہمارا انتقام ہمارے بعد بھی وہ لیتا رہے گا۔ ضروری نہیں کہ ہر انتقام ہماری زندگی میں خدا تعالیٰ لے۔ دیکھو! عبد اللطیف کو تم نے افغانستان میں شہید کیا تھا۔ آج تک وہ بد نصیب قوم اپنے دکھوں کے ذریعہ اس شہادت کی قیمت ادا کرتی چلی جا رہی ہے تم

باقی بر صفحہ ۵

امیر و مبلغ انچارج محترم شیخ مبارک احمد کا دورہ نیو آرلینز (امریکہ)

محترم و مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امیر و [illegible] ریاستہائے متحدہ امریکہ نے دسمبر ۱۹۸۶ میں نیو آرلینز کا کامیاب دورہ فرمایا۔ محترم امیر صاحب ۲۰ دسمبر ۱۹۸۶ کی رات نیو آرلینز تشریف لائے ۲۱ دسمبر کی صبح مولانا مقامی جماعت کے صدر مکرم شیخ رشید احمد صاحب کی ہمراہی میں [illegible] تشریف لے گئے۔ [illegible] صاحب [illegible] رہے۔ دن کے دو بجے ایک اجلاس میں شمولیت کیلئے DAYS INN کے [illegible] ہال میں تشریف لے گئے جہاں MISSISSIPPI اور LOUISIANA [illegible] کے دور دراز علاقوں سے آئے ہوئے قریباً [illegible] احباب و خواتین جمع تھے۔ محترم امیر صاحب کی صدارت میں کارروائی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ [illegible] کے بعد [illegible] کا انتخاب ہوا۔ مکرم شیخ رشید احمد صاحب [illegible] اجلاس میں حاضر [illegible] دوسری [illegible] کیلئے بلا مقابلہ منتخب ہوئے [illegible] کے بعد محترم امیر صاحب [illegible] اور دلنشین پیرایہ میں [illegible] اس

خطاب میں آپ نے [illegible] کی اطاعت [illegible] اور [illegible] اسلامی [illegible] تبلیغ کی برکات [illegible] دلچسپ [illegible] کے بعد محترم امیر صاحب کا [illegible] تبلیغی مواد [illegible] LESSONS ON ISLAM [illegible] سوالات [illegible]

[illegible] KENNER [illegible] DAYS INN [illegible] محترم امیر صاحب نے دوران [illegible] [illegible]

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ﴿۲﴾ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ

(اے محمد!) کیا تمھیں معلوم نہیں کہ تمھارے رب نے ہاتھی (استعمال کرنے) والوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا - کیا (ان کو حملہ سے قبل ہلاک کرکے) اُن کے منصوبہ کو باطل نہیں کردیا۔

TUESDAY. JANUARY 6. 1987.

صفحہ نمبر ۳ کالم ۳،۴ و صفحہ نمبر ۷ کالم ۶

حکومت نے مرزائیت کے فتنہ کو ختم کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے

مرزائیت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے سلسلہ میں کمیٹی تشکیل دی جا چکی ہے: ملک خدا بخش ٹوانہ

خوشاب (نمائندہ جنگ) صوبائی وزیر اوقاف و بلدیات ملک خدا بخش ٹوانہ نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت نے مرزائیت کے فتنہ کو ختم کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے اور اسے جڑ سے اکھاڑ دینے کو ایک فرض سمجھ کر پورا کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں ایک کمیٹی بھی تشکیل دی جا چکی ہے۔ ملک ٹوانہ چوک خوشاب میں ایک جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے انہوں نے اعلان کیا کہ حکومت پنجاب نے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال کو خوشاب میں تعمیر کرنے کے احکامات جاری کر دیئے ہیں جبکہ جوہر آباد میں حکومت جاپان کی گرانٹ سے ایک سو پچیس بستروں پر مشتمل ہسپتال تعمیر کرے گی ملک خدا بخش ٹوانہ نے کہا کہ خوشاب کے لوگوں کا دیرینہ مطالبہ پورا کرتے ہوئے حکومت پنجاب نے ایک گرلز ہائی سکول کی بھی منظوری دی ہے جس کیلئے پندرہ لاکھ روپے مختص کئے جا چکے ہیں انہوں نے کہا کہ حکومت کچی آبادیوں کے مکینوں کو مالکانہ حقوق دینے کے علاوہ ان آبادیوں کی تعمیر و ترقی کیلئے بھی متعدد منصوبوں پر کام کر رہی ہے جن پر ۶۷ لاکھ روپے خرچ کئے جائیں گے انہوں نے دربار بادشاہاں کی مرمت کیلئے ایک لاکھ روپے کی گرانٹ دینے کا اعلان کیا جبکہ جامع مسجد بگھر والی کیلئے ذاتی طور پر ۱۰ ہزار روپے کا عطیہ دیا صوبائی وزیر اوقاف نے کہا کہ قبرستانوں کے رقبہ پر ناجائز قابضین کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔ صوبائی وزیر اوقاف نے کہا کہ وہ محسن شہر کے باسیوں کی نوازشات کیلئے احسان مند ہیں اور انشاء اللہ وہ عوام کے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچائیں گے قبل ازیں مجلس تحفظ ختم نبوت کے جنرل سیکرٹری مولانا قاری سعید احمد نے سپاسنامہ میں مطالبہ کیا کہ چناب ایکسپریس کو براستہ خوشاب چلایا جائے۔ مرزائیوں کو کلمہ طیبہ کانچ آویزاں کرنے اذان دینے قرآنی آیات کے استعمال سے روکا جائے اور ان کی عبادت گاہوں کی ہیئت تبدیل کرائی جائے جلسہ کا اہتمام بلدیہ خوشاب کے حزب اختلاف کے قائد ملک محمد رفیق نایجہ نے کیا تھا جس میں ڈپٹی کمشنر خوشاب، ایس پی بلدیاتی ارکان ایڈمنسٹریٹر اوقاف اور شہریوں کی بھاری تعداد موجود تھی۔

قادیان دارالامان میں جماعتِ احمدیہ کے ۹۵ ویں جلسہ سالانہ کا رُوح پرور انعقاد

مُلک کے دُور دراز علاقوں سے شمعِ احمدیت کے پروانوں کا عظیم الشان رُوحانی اجتماع

حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا رُوح پرور پیغام

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعتِ احمدیہ کے دائمی رُوحانی مرکز قادیان دارالامان میں جماعتِ احمدیہ کا پچانوے ۹۵ واں جلسہ سالانہ بتاریخ ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۸۶ء بروز جمعرات - جمعہ - ہفتہ نہایت ہی رُوح پرور ماحول میں بہت ہی کامیابی کے ساتھ منعقد ہُوا۔

باوجود مُلک کے نامساعد حالات کے امسال بھی ہندوستان کے طول و عرض سے شمعِ احمدیت کے پروانے محض لِلّٰہ رُوحانیت سے اپنی جھولیوں کو بھرنے کی نیت سے اِن مُبارک ایّام میں اپنے رُوحانی مرکز میں آ جمع ہوئے - انہوں نے اپنے قیمتی اوقات ذکرِ الٰہی - نوافل - عبادات کے التزام - دُعاؤں اور درود شریف کے ورد اور علماء کرام کی علمی و رُوحانی تقاریر سُننے میں گزارے۔

جلسہ سالانہ پر آنے والے مختلف علاقوں اور مختلف رنگ و نسل کے مختلف زبانیں بولنے والے لوگ ایک جگہ جمع ہو کر جس پیار، محبت اور خلوص سے ملتے ہیں یُوں لگتا ہے کہ ایک کُنبہ اور خاندان کے مختلف اشخاص ہیں جو باہم مِل رہے ہیں۔ یہ پُر کیف نظارے آج دُنیا کے کسی قطعہ زمین یا کسی نظام میں آپ کو نظر نہیں آئیں گے۔ ہر سال کا جلسہ سالانہ یہ عجیب نظارہ پیش کرتا آرہا ہے۔

پہلا اجلاس

جلسہ سالانہ کے پہلے دن کا پہلا اجلاس ٹھیک دس بجے صبح زیرِ صدارت محترم ملک صلاح الدین صاحب ناظرِ اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان منعقد ہُوا جو محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان کی تلاوتِ قرآنِ مجید سے شروع ہُوا۔

پرچم کُشائی

اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعتِ احمدیہ قادیان و ایڈیشنل ناظرِ اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے پرچمِ احمدیت لہرانے کی رسم ادا فرمائی۔ اُس وقت تمام احباب احتراماً کھڑے ہو کر زیرِ لب یہ دُعا پڑھتے رہے کہ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

جُوں ہی احمدیت کی فتح و نصرت کا نشان لوائے احمدیت اپنی پُوری شان اور وقار کے ساتھ فضائے قادیان میں لہرانے لگا، جلسہ گاہ نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں سے گُونج اُٹھی۔

پیغام حضور ایدہ اللہ اور اجتماعی دُعا

نظم خوانی کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا نہایت رُوح پرور اور بصیرت افروز پیغام پڑھ کر سُنایا۔

پیغام سُنائے جانے کے بعد صدر محترم نے نہایت رقّت اور درد کے ساتھ اجتماعی دُعا کروائی۔

بشکریہ "بدر" - قادیان

اللہ تعالیٰ اپنے وفادار بندوں سے کبھی بے وفائی نہیں کرتا

بقیہ صفحہ ۳

کیسے سوچ سکتے ہو کیسے وہم کر سکتے ہو کہ تیس چالیس لاکھ احمدی مسلمانوں کو جو حقیقی اور سچے مسلمان ہیں، جو سچے عاشقِ رسول ہیں، جو سچے عاشقِ قرآن ہیں۔ ان کا قتل و غارت کرو گے اور تم سے حساب نہیں لیا جائے گا۔ اس دنیا سے نکل جاؤ تو اس دنیا میں تم سے حساب لیا جائے گا۔ لیکن میں تمہیں بتاتا ہوں کہ دونوں جگہ لیا جائے گا۔ یہاں بھی لیا جائے گا اور وہاں بھی لیا جائے گا۔ اور بالآخر لازماً مومنوں کے سینے ٹھنڈے ہوں گے اور ہمیشہ ٹھنڈے رہیں گے۔ گرچہ تمہارے دل میں جو آگ جل رہی ہے۔ بے شک جلتی رہے تم تو بار بار آگ جلانے کی کوشش کرتے ہو اور بار بار قرآن کریم کی آیت تم پر ثابت ہوتی چلی چلی جا رہی ہے اور تم اقرار کرنے پر مجبور ہوتے چلے جا رہے ہو۔ تم سمجھتے تھے کہ اس آگ کے نتیجے میں وہ دشمن جسے تم دشمن سمجھتے ہو جل جائے گا اور تمہیں تسکین نصیب ہو گی، وہ نہیں ہو سکی۔ جتنی کوششیں جماعت احمدیہ کے متعلق یہ کر چکے ہیں یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ بات نہیں بن سکی۔ فرمایا یہ جو بار بار ان کے دل میں آگ لگی ہے اور یہ جو بار بار اس آگ کو بجھا کر اس کی تسکین چاہتے ہیں یہ کبھی ان کے مقدر میں نہیں ہے۔

خدا کی قسم ہم دونوں جہان میں کامیاب رہیں گے

فرمایا اس مسئلے پر وہ آیت کریمہ جو میں نے شروع میں تلاوت کی تھی وہ روشنی ڈالتی ہے کہ یہ لوگ خدا کے بندوں کو ایک دُکھ دیتے ہیں اور جب وہ بندے اس دُکھ کے عادی بن جاتے تو ان کے اندر ایک اور آگ بھڑک اُٹھتی ہے۔ جس طرح بندر اپنے زخم کھرچتا ہے اور وہ کبھی مندمل نہیں ہوتے ان کے انتقام کا جذبہ مندمل نہیں ہوتا اور یہ پھر اپنے انتقام کے زخم کھرچتے ہیں اور اس کے نتیجے میں پھر دوبارہ ایسی سزا دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ دوبارہ مومن کو تکلیف ہو۔ اگر خدا واقعی عادل ہے اور وہ مجرم کو کیفرِ کردار تک پہنچاتا ہے تو ان کے لئے اس کے سوا اور کوئی نقشہ ہی نہیں بنتا کہ اس دُنیا میں تم میرے پیاروں کے خلاف یہ سلوک کیا کرتے تھے۔ میرے پیاروں کا مجھ پر یہ حق ہے کہ میں تم سے یہ سلوک کروں۔ پس تم تو اِس دُنیا میں بھی ہارے ہوئے اور اُس دُنیا میں بھی ہارے ہوئے ہو۔ اور خدا کی قسم ہم اس دنیا میں بھی کامیاب ہیں اور بفضلہ تعالیٰ اُس دنیا میں بھی کامیاب رہیں گے۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

کوریئن، فرنچ اور گریک زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم

الحمدللہ بفضلِ خدا خلافتِ رابعہ کے دورِ سعادت میں قرآن مجید کے تراجم مختلف زبانوں میں بڑی تیزی سے کئے جا رہے ہیں۔ کئی زبانوں کے تراجم چھپ چکے ہیں۔ اٹالین زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ دیدہ زیب طباعت کے ساتھ مارکیٹ میں آچکا ہے اس ترجمہ کی طباعت وغیرہ کے اخراجات محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے ادا کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ فرنچ زبان کا ترجمہ قرآن مجید ابھی بفضلِ خدا طبع ہو کر فروخت ہو رہا ہے۔ اس ترجمہ کے اخراجات مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب آف لاس اینجلس (امریکہ) نے ادا کئے ہیں۔ کوریئن زبان میں ترجمہ و طباعت کے اخراجات مکرم عزیز منصور احمد صاحب آف نیوجرسی امریکہ اور گریک زبان میں قرآن مجید کے ترجمہ و طباعت کے اخراجات کی ذمہ داری مکرم ڈاکٹر عزیز الرحمٰن صاحب آف البنی نیویارک سٹیٹ (امریکہ) نے لی ہے۔

الحمدللہ اس وقت تین مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے ترجمہ و طباعت وغیرہ کی سعادت اور برکت امریکہ کے مندرجہ بالا تین مخلص بھائیوں کو نصیب ہوئی ہے اللہ تعالیٰ انہیں اپنی خاص رحمت و برکت سے نوازے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

حاسبوا قبل ان تحاسبوا

اپنے نفس کا خود محاسبہ کیجئے قبل اس کے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے

مالی سال ۸۷-۱۹۸۶ء کے چھ ماہ گزر چکے ہیں لازمی چندوں (چندہ عام و جلسہ سالانہ) کی ادائیگی کا سرسری جائزہ لینے پر مندرجہ ذیل چار فہرستیں بنتی ہیں۔

۱۔ باقاعدہ باشرح ۲۔ باقاعدہ بے شرح
۳۔ بے قاعدہ بے شرح ۴۔ نادہند

پہلی فہرست میں وہ دوست یا بہنیں ہیں جو اپنی آمد کے اعتبار سے باشرح چندہ ادا کرتے ہیں اور قربانی اور تقویٰ کے نہایت اعلیٰ معیار پر قائم ہیں۔ دوسری فہرست میں ایسے لوگ ہیں جو ہیں تو باقاعدہ مگر اپنی آمد کے لحاظ سے ادائیگی نہیں کرتے۔ یہ قابلِ فکر بات ہے۔ تیسری فہرست ہے ان کی جو بے شرح بھی ہیں اور بے قاعدہ بھی۔ ان کو اپنی فکر کرنی چاہیئے۔ چوتھی فہرست میں ایسے دوست ہیں جو کبھی کبھار چندہ دیتے ہیں یا نہیں دیتے۔ یہ لوگ خدا تعالیٰ کو کیا جواب دیں گے۔

خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں مالی قربانی کو جانی قربانی سے تھوڑی سی اوّل حیثیت دی ہے۔ جیسے فرمایا جاھدوا فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم۔

انتخابات عہدیداران کے لئے حضرت مصلح موعودؓ نے شرط رکھی ہے کہ جو شخص چھ ماہ کے چندہ کا بقایادار ہو وہ جماعت کا عہدیدار نہیں بن سکتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ جو شخص شرح کے مطابق چندہ ادا نہ کر سکے وہ مجھے اپنے حالات لکھ کر شرح میں کمی کی اجازت لے لے۔

اب آپ فرمادیں کہ آپ مندرجہ بالا کس فہرست میں اپنا نام پسند کریں گے۔ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا تھا کہ مال تو کہیں نہ کہیں خرچ ہو جاتا ہے میں تو نہیں بتا سکتا ہوں کہ کہاں خرچ کرے۔ یا کسی نے کہا تھا کہ مال بچہ کی نازبرداری پر خرچ ہو جاتا ۴

نیو آرلینز (امریکہ) میں نئے مشن ہاؤس کا قیام

الحمدللہ! نیو آرلینز میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور احباب جماعت کی کوشش اور قربانی سے ایک مکان خرید لیا گیا۔ جماعتی ضروریات کا تقاضا تھا اور اس سلسلہ میں مقامی جماعت ایک عرصہ سے جدوجہد کر رہی تھی اس مکان کی خرید کے لئے مندرجہ ذیل عزیزوں نے حسب ذیل رقوم کی ادائیگی کا انتظام کیا۔

نمبر	نام	رقم
۱	مکرم شیخ رشید احمد صاحب صدر جماعت	دو ہزار ڈالر
۲	〃 ڈاکٹر منیر احمد صاحب	پانچ ہزار ڈالر
۳	〃 ڈاکٹر شیخ سعید احمد صاحب	پانچ ہزار ڈالر
۴	〃 شیخ طاہر احمد صاحب	دو ہزار ڈالر
۵	〃 خواجہ بشیر الدین شمسی صاحب	پندرہ سو ڈالر
۶	〃 خواجہ ریاض الدین شمسی صاحب	پانچ صد ڈالر
۷	〃 اسملیل منیر صاحب	پانچ صد ڈالر
۸	〃 زاہد احمد چوہدری صاحب	پانچ صد ڈالر
۹	〃 ظاہر احمد صاحب چوہدری	پانچ صد ڈالر
۱۰	〃 مکرم صوفی مبشر احمد صاحب	دو صد پچاس ڈالر، مرمت اور تزئین وغیرہ کا سارا خرچ
۱۱	〃 ڈاکٹر رحمت حق برکت اللہ صاحب	ایک ہزار ڈالر
۱۲	〃 اسلم فاروقی صاحب	چار صد ڈالر
۱۳	〃 اطہر فاروقی صاحب	پانچ صد ڈالر
۱۴	〃 ارشد فاروقی صاحب	پانچ صد ڈالر
۱۵	〃 خواجہ رشید احمد صاحب	پانچ صد ڈالر
۱۶	〃 شیخ اعجاز احمد صاحب	دو صد ڈالر

ڈاکٹر حامد عزیز الرحمٰن صاحب اور مکرم عبدالحمید صاحب شاہین آف نیوارک نے بھی معقول امداد اس مشن ہاؤس کی خرید میں پیش کی ہے جزاہم اللہ احسن الجزاء

اس طرح بفضلِ خدا امریکہ میں مزید مشن ہاؤس کے قیام کا بندوبست ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ جماعت کے لئے مبارک کرے۔ اور ان سب عزیزوں کو جنہوں نے اس کے لئے رقوم دی ہیں اور کسی قسم کی امداد دی ہے جزائے خیر دے۔ آمین۔

(خاکسار شیخ مبارک احمد)

۴ ہے اور قیامت کے دن جواب دہی کے لئے آدمی خود شکار ہوتا ہے۔ پیسے کی دوڑ کبھی ختم نہیں ہوگی۔ لیکن آپ نے کئی بار یہ عہد کیا ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے سوچ لیں خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور اپنے وعدوں کو احسن رنگ میں نبھانے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

حضور ایدہ اللہ کے خطبات جمعہ کی اردو کیسٹس کے خواہشمند احباب بیس ڈالر نیویارک مشن میں بھیج کر باقاعدگی سے کیسٹس حاصل کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی غیر از جماعت احباب سے ایک خصوصی ملاقات

مورخہ ۳ مارچ سنہ ۱۹۸۶ء OUTER LONDON REGION کی جماعت احمدیہ لندن کے احباب اپنے غیر از جماعت دوستوں کو حضور ایدہ اللہ کی ملاقات کے لئے مسجد فضل لندن لائے اس موقع پر لصورت ہال لندن (ملحق مسجد فضل) میں ایک مجلس سوال وجواب بھی منعقد ہوئی جس میں حضور انور نے غیر از جماعت دوستوں کے سوالات کے بصیرت افروز جواب عطا فرمائے جنہیں ہفت روزہ النصر لندن کے حوالے سے قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

جیسا کہ ابھی بتایا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ کی بنیاد سنہ ۱۸۸۹ء میں رکھی گئی، سنہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے متعلق آپ کی جماعت کا کیا نظریہ ہے اور اس جماعت کا اس میں کیا کردار تھا؟

حضور نے فرمایا۔ جنگ آزادی سنہ ۱۸۵۷ء میں ہوئی اور جماعت احمدیہ کی بنیاد سنہ ۱۸۸۹ء میں پڑی پہلے کی بات کے متعلق بعد میں آنے والوں کا کردار کیسے ہو سکتا ہے۔ بیٹے کا ماں کی پیدائش میں کیا کردار ہو سکتا ہے۔

سوال کرنے والے دوست نے کہا کہ سرسید احمد خان اور اس طرح دوسرے بڑے بڑے لیڈروں نے آخری وقت تک جنگ آزادی کو ہدف تنقید بنایا۔ جماعت احمدیہ کا اس کے متعلق کیا نظریہ ہے؟

حضور نے فرمایا۔ کہ کس نے ہدف تنقید نہیں بنایا۔ دیکھیں آپ کو جنگ آزادی کے کوائف کا علم نہیں آپ اس کو خواہ مخواہ مذہب کے ساتھ ملا رہے ہیں، جنگ آزادی جس کو آپ کہہ رہے ہیں، جس کو غدر کہا جاتا ہے وہ اصل میں ہندوؤں کی تحریک تھی اور ہندوستان کے بہت سے عناصر جو مسلمانوں کے خلاف صف آراء تھے انہوں نے یہ تحریک چلائی تھی۔ اس لئے اس وقت کے چوٹی کے علماء نے اس کے متعلق فتوے دینے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ ان کا گھیراؤ بھی کیا گیا اور نتیجہ یہ نکلا کہ وہ تحریک سارے ہندوستان کے لئے مضر ثابت ہوئی اور مسلمانوں کی حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا۔ اسی نتیجے کے لئے وہ تحریک تھی اس سے پہلے مسلمان بادشاہ بہادر شاہ ظفر کی حکومت تھی۔ اسی تحریک نے اس کو تباہ کیا اگر وہ تحریک نہ چلتی تو ہندوستان کا نقشہ ہی کچھ اور ہوتا تاریخ ہی کچھ اور ہونی تھی۔ کیا اس تحریک کے حق میں آپ جماعت احمدیہ کا فتویٰ لے جانا چاہتے ہیں جس نے مسلمانوں کی آخری حکومت کا تختہ الٹوا دیا مغل سلطنت اسی تحریک کی وجہ سے ختم ہو گئی۔

سوال کرنے والے نے کہا کہ سنہ ۱۸۴۹ء تک انگریز پنجاب کے سکھوں تک پہنچ چکے تھے۔ حضور نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے جماعت کی بنیاد سنہ ۱۸۸۹ء میں پڑتی ہے اور آپ ہم سے سنہ ۱۸۴۹ء کے وقت کی جواب طلبی کر رہے ہیں۔

سوال کرنے والے نے کہا کہ جس طرح آپ فرما رہے ہیں اسی طرح آپ کے بزرگوں کا اس میں کیا کردار تھا؟ کیا انہوں نے اس کی مذمت دوسرے لیڈروں کی طرح کی تھی میں نے آج تک کسی مسلمان کے منہ سے "غدر" کا لفظ نہیں سنا۔ صرف ہندو۔ سکھوں سے سنا ہے۔

حضور نے فرمایا کیا آپ نے کبھی کسی مسلمان کے مونہہ سے ایسا جہاد سنا ہے جس میں مشرک اور مسلمان مل کر جہاد کر رہے ہوں۔

سوال کرنے والے کہا کہ مدینہ میں یہودیوں کے ساتھ مل کر مسلمانوں نے کفار کا مقابلہ کیا۔ اس پر حضور نے فرمایا۔ انا للہ کیوں اسلامی تاریخ کا حلیہ بگاڑ رہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے موقع پر جب کہ آپ کو مدد کی شدید ضرورت تھی ایک مشرک سے مدد لینے سے اس لئے انکار کر دیا کہ جہاد میں کوئی مشرک شریک نہیں ہوگا اور وہ چوٹی کا لڑنے والا تھا۔ (باوجود اس کے کہ پیغام لانے والے مسلمان بہت خوش ہوئے کہ ایک مددگار مل گیا ہے) آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ خدا کے دین کو کسی مشرک کی ضرورت نہیں۔ (سوال کرنے والے نے کہا کہ کیا مدینہ کے یہودیوں اور مسلمانوں کا معاہدہ نہیں ہوا تھا) حضور نے فرمایا کسی ایک جہاد میں آپ بتائیں جس میں ایک بھی یہودی شامل ہوا ہو جس میں مشرک ہوں وہ جہاد نہیں۔ معاہدہ یہ تھا کہ یہودی آنحضرت صلعم کے خلاف نہیں لڑیں گے یہ نہیں تھا کہ یہودی ساتھ لڑیں گے۔ اگر ہے تو دکھائیں۔ کیا احزاب میں یہودی ساتھ لڑے تھے، اُحد میں ساتھ لڑے تھے، بتائیں کہ وہ کونسی جنگ تھی جس میں یہودی مسلمانوں کے ساتھ لڑے تھے۔ آپ کیوں احمدیت پر حملہ کرنے کی خاطر اسلام پر حملہ کرنے سے نہیں چوکتے۔ فرمایا معاہدہ کے خلاف میں کچھ نہیں کہہ رہا میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ اس شوق میں کہ احمدیت کے خلاف کچھ کہا جائے اسلام کے خلاف کیوں کہنے لگ گئے ہیں۔ آنحضرت صلعم نے جو واضح اصول فرمائے ہیں قرآن کریم میں چاند اور سورج کی طرح روشن ہیں ان کو مد نظر رکھ کر بات کریں میں مذہبی راہنما ہوں میں کوئی سیاسی راہنما نہیں ہوں مجھ سے مذہب کے متعلق بات کریں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جہاد میں غیر مسلم کی شمولیت کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے اس تحریک کو جہاد کہا ہی نہیں جا سکتا جس کے سربراہ ہندو تھے جب کہ اسی تحریک نے مسلمان حکومت کا تختہ الٹایا ہے۔ سرسید کی کتاب پڑھیں اس سے آپ کو بہت کچھ واضح ہو جائے گا یہ تاریخی حقائق ہیں ان کو بگاڑ کر آپ کو کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ جو تاریخی حقائق ہیں ان کو تاریخ کی روشنی میں پڑھنا چاہیئے۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ پاکستان بننے کے بعد کچھ دیر تاریخ اور طرح لکھی جائے اور جب حکومت اور آ جائے تو تاریخ اور طرح لکھی جائے یہ تو ایسی ہی بات ہے جیسے کمیونسٹ ممالک میں ہوتا ہے کہ پہلے سٹالن اور طرح کا تھا دوسرے دور میں اور طرح کا بن گیا۔ انسان کو باشعور طریق پر تاریخی حقائق کو دیکھنا چاہیئے۔ نتیجے میں اختلاف

ہو سکتا ہے (لیکن) حقائق میں اختلاف نہیں ہو سکتا۔ اس لئے جنگ آزادی جس کو آپ کہہ رہے ہیں اس کے ترس ۸ ۴ کو پہلے درست کریں پھر اپنے دل سے فیصلہ لیں کہ اس کی نوعیت کیا ہے۔ اس کی شکل کیا ہے اس نے مسلمانوں کو فائدہ پہنچایا یا نقصان پہنچایا۔

کیا مرزا صاحب نے جہاد سے منع فرمایا ہے ؟

فرمایا۔ بالکل نہیں۔ ہرگز جہاد سے منع نہیں فرمایا آپ نے جہاد کے نام پر قتال سے منع فرمایا ہے یہ دو مختلف چیزیں ہیں۔ سوال کرنے والے نے کہا کہ جہاد میں قتال تو ہوتا ہی ہے ؟ فرمایا جہاد میں قتال بھی ہو سکتا ہے لیکن ہر قتال کا نام جہاد نہیں۔ (سوال کرنے والے دوست نے کہا کہ جب مسلمان اپنی آزادی کے لئے جنگ کرے گا تو وہ جہاد نہیں ہوگا) حضور نے فرمایا کہ اس کا نام جہاد نہیں ہے۔ قرآن کریم نے جو جہاد کی تعریف کی ہے اس کو بھلا کر آپ جو چاہیں تعریف کر لیں وہ اسلامی تعریف نہیں بن جاتی۔ جہاد کی تعریف کے لئے سند کیا ہے ! مجھے یہ بتایئے۔ حدیث ہے یا کوئی اور چیز ہے ! اگر قرآن کریم ہے تو قرآن کریم میں سے وہ آیت نکال لیں جس میں پہلی دفعہ جہاد کی اجازت ملی ہے معاملہ خود کھل جائے گا۔ اس کو بھلا کر آپ کس طرح جہاد کی بات کر سکتے ہیں سورۃ حج میں پہلی مرتبہ وہ آیت نازل ہوئی جس میں مسلمانوں کو پہلی دفعہ جہاد کی اجازت دی گئی۔ اجازت پہلے بھی تھی لیکن جہاد بالقرآن (تبلیغ) کی تھی جہاد بالسیف (تلوار کا جہاد) کی نہیں تھی۔ پہلی دفعہ اجازت سورۃ حج میں ملی تھی اور وہ آیت یہ ہے

اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علی نصرھم لقدیر الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللّٰہ ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدمت صوامع وبیع وصلوٰت ومساجد یذکر فیھا اسم اللہ کثیرا (الحج ۴۰، ۴۱)

اجازت دی جاتی ہے ان لوگوں کو جن پر پہلے ہی تلوار سے حملہ کیا جا رہا ہے کہ وہ بھی لڑائی کریں۔ اس آیت کے ترجمے میں کسی شیعہ سنی کو کوئی اختلاف نہیں یہ اتنا واضح اور کھلا کھلا ترجمہ ہے الذین یقاتلون کا مطلب ہے ان کو اجازت دی جاتی ہے جن سے پہلے ہی لڑائی شروع کی جا چکی ہے یعنی دشمن کی مسلمانوں سے پہلے ہی لڑائی جاری ہے پہلے ان کو اجازت نہیں دی گئی تھی۔ لہٰذا دشمن کا پہل کرنا جہاد کی اجازت کے لئے ضروری ہے گویا یہ پہلی شرط ہے کہ بانھم ظلموا اور لڑائی کرنے والوں کے پاس بظاہر کوئی وجہ نہیں کہ وہ ان کے خلاف تلوار اٹھائیں۔ پس دوسری شرط یہ ہے کہ وہ لوگ مظلوم ہوں جن کے خلاف تلوار اٹھائی گئی ہو تاکہ بات چلانے سے پہلے خدا نے یہ بیان فرمایا وان اللہ علی نصرھم لقدیر اللہ تعالیٰ بات کا اعلان کرتا ہے کہ وہ ان مظلوموں کی مدد اور نصرت پر قدرت رکھتا ہے جن کو اجازت دیتا ہے ان کو پھر جتا کر بھی دکھا دیتا ہے۔ آگے بڑھنے سے پہلے یہ بھی دیکھ لیں کہ جہاد کے لئے کیا باتیں سامنے آتی ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ مسلمانوں کو اسلام یا مذہب کے نام پر پہلے تلوار اٹھانے کی کہیں اجازت نہیں۔ اختلاف مذہب کے نتیجے میں مسلمان تلوار اٹھا لے کہ اب میں تمہارا مذہب ٹھیک کرتا ہوں ورنہ تم مسلمان ہو جاؤ اس کی سارے قرآن میں اجازت نہیں۔ اجازت ان لوگوں کو ہے جن کے خلاف پہلے دشمنوں نے تلوار اٹھائی۔ دوئم وہ مظلوم ہیں انہوں نے کوئی قصد نہیں کیا۔ اب یہ نہیں کہ جو قوم اتنی مظلوم ہو کہ اتنی بڑی دلیری سے ان پر حملہ کرنے والے حملہ کر دیتے ہیں۔ جب کہ ان کا کوئی قصور بھی نہیں تو وہ لوگ کمزور بھی ہوں گے تو کمزور قوم کو لڑنے کی اجازت دے دینا یہ کون سی حکمت کی بات ہے جب تک اس کی فتح کی ضمانت نہ دی جائے۔ اس لئے قرآن کریم کے حکیمانہ کلام کا حسن اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ خیال دل میں پیدا ہوتا ہی ہے کہ اتنی مظلوم اور کمزور قوم ہے کہ جو چاہے اس کو رگیدتا پھرتا ہے جو چاہے اس پر تلوار اٹھاتا ہے۔ اس کو اجازت دے دی ہے کہ لڑو جس طرح محاورے کو ان کہہ دے کہ شہباز سے بے شک لڑو ہماری طرف سے اجازت ہے لیکن خالی اجازت نہیں ساتھ یہ وعدہ ہے کہ ان اللہ علی نصرھم لقدیر خدا سب سے زیادہ طاقتور ہے اور جب خدا اجازت دیتا ہے تو اس بات کی ضمانت بھی دیتا ہے کہ جن کو اجازت ہے ان کو فاتح کر کے بھی دکھائے گا۔ جہاد کی یہ تیسری شرط ہے کہ جو جہاد فی سبیل اللہ لڑا جاتا ہے اس میں اللہ تعالیٰ لازمی فتح عطا کرتا ہے۔ ایک بھی جہاد آنحضرت کی زندگی میں آپ کو دکھائی نہیں دے گا جس میں خدا کا یہ وعدہ پورا نہ ہوا ہو۔ کوئی جہاد ایسا ہے جس میں آپ نے شکست کھائی ہو ؟ اس کے بعد خدا فرماتا ہے الذین اخرجوا من دیارھم یہ وہی لوگ تھے جن کو گھروں سے نکال دیا گیا تھا۔ اور نکالنے کے بعد بھی پیچھا نہیں چھوڑا نکالنے کے بعد وہاں پہنچے جہاں ان کو نکال کر پھینکا تھا۔ اخرجوا من دیارھم بغیر حق۔ کوئی حق نہیں کوئی وجہ نہیں کہ کسی کو اختلاف مذہب کی بنا پر گھر سے نکالو۔ الا ان یقولوا ربنا اللہ صرف ایک ان کا قصور ہے کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا رب ہے۔ یہ مضمون ختم کر کے اب خدا تعالیٰ ایک اور مضمون شروع فرماتا ہے۔ ابھی یہ آیت چل رہی ہے فرماتا ہے ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض اگر خدا تعالیٰ بعض کے خلاف بعض کو دفاع کی اجازت نہ دے (دفع کا مطلب دفاع ہے نہ کہ حملہ کرنا) اسلام میں جہاد کا یہ مطلب کہ تلوار اٹھاؤ اور دشمن کو فتح کرتے پھرو اس کا تو اس آیت نے قلع قمع کر دیا ہے۔

ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض اگر خدا اپنے دفاع کی اجازت نہ دے تو کیا ہو ! لھدمت صوامع۔ صوامع کا مطلب ہے جہاں خدا کی عبادت کرنے والے الگ گھر بنا لیتے ہیں یا کٹیا بنا لیتے ہیں۔ وَبِیَعٌ اور گرجے بھی تباہ ہو جائیں۔ وَصَلَوٰتٌ اور یہودیوں کے معبد بھی ویران ہو جائیں۔ وَمَسَاجِدُ یذکر فیھا اسم اللہ کثیرا اور مسجدیں بھی ویران کر دی جائیں جن میں خدا کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اب ذرا غور کریں۔ اسلامی جہاد کی بات ہو رہی ہے اس میں یہودیوں کے معبدوں کا کیا ذکر ہے ! اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں ان کی حفاظت کا بھی اعلان ہے۔ یہ ہے اصل اسلام۔ قرآن کریم جہاں دفاع کی اور جہاد کی اجازت دیتا ہے وہاں یہ بھی اعلان کر رہا ہے کہ خدا کے نام پر جتنے بھی گھر بنائے جائیں خواہ وہ مسلمانوں کے ہوں یا غیر مسلموں کے ہوں۔ ہم ہر ایک کے دفاع کی اجازت اور اس کی حفاظت کی ضمانت دیتے ہیں اور اگر خدا تعالیٰ یہ اجازت نہ دیتا تو صرف مسجدیں ہی ویران نہ ہوتیں بلکہ عبادہ تمام عبادت گاہیں جن میں یہودی عبادت کرتے ہیں سب تباہ کر دیئے جاتے۔ یہ ہے اسلامی جہاد کی تعلیم۔ اس تعلیم کی رو سے اگر کسی گرجے پر حملہ ہو رہا ہو تو مسلمان دفاع کرتا ہوا مارا جائے تو یہ بھی جہاد ہے۔ یہ ہے عالمی تعلیم۔ اس کو کہتے ہیں ایسا حسن جو سر چڑھ کر بولتا ہے۔ اس تعلیم کو آپ دنیا میں پیش کریں پھر دیکھیں کہ دشمن اسلام کے پاس باقی کیا رہ جاتا ہے۔ اس تعلیم کو چھوڑ کر یہ تعلیم دینا کہ اگر کسی سے اختلاف مذہب ہے تو اس کے گھر لوٹ لو

اس کو گھروں سے نکال دو۔ بے وطن کر دو۔ مار دو۔ تباہ کر دو۔ وہ کون ہوتا ہے اسلام سے اختلاف کرنے والا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس جہاد کے خلاف جو کہ جہاد کا بگڑا ہوا تصوّر ہے اور جو آج پیش کیا جا رہا ہے اور پہلے بھی کر رہے تھے، اعلان کیا اور وضاحت فرمائی کہ قرآن کریم جو جہاد کی شرائط پیش کی ہیں کوئی دنیا میں ان کو منسوخ نہیں کر سکتا۔ جب بھی وہ لاگو ہوں گی دفاع کی اجازت ہو گی۔ لیکن ان حالات میں جبکہ دشمن مذہبی اختلاف کی بناء پر تم پر، تمہارے مذہب میں دخل اندازی نہیں کرتا، تمہیں گھروں سے نہیں نکالتا، خدا کے نام پر تمہیں اسلام سے الگ کرنے کے لئے زبردستی نہیں کرتا تو تم جو لڑائی کرو اس کا نام مذہبی جہاد نہیں ہو سکتا۔ سیاسی لڑائیاں کئی قسم کی ہوتی ہیں۔ اب آپ یہ دیکھیں کہ عراق لڑ رہا ہے ایران کے خلاف، دونوں کی سیاسی لڑائیاں ہیں۔ اگر عراق کہے کہ یہ ہمارا جہاد ہے اور ایران کہے کہ ہمارا جہاد ہے تو کس کے مرنے والے جنتی ہو جائیں گے اور کس کے مرنے والے دوزخ میں جائیں گے۔ کبھی یہ بھی ہوا ہے کہ دفاع کرنے والا جہاد کر رہا ہو اور جنت میں جا رہا ہو اور مارنے والا بھی جنت میں جا رہا ہو۔ اس لئے باشعور انسان کی طرح پہلے تعلیم کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ قرآن کریم کی بنیادی تعلیم کو سمجھنا چاہیئے۔ پھر مذہبی اور سیاسی جنگوں میں فرق کریں۔ اگر آپ یہ فرق نہیں کریں گے تو اسلام کا دفاع نہیں کر سکیں گے۔ آپ دیکھیں اسلام کی تاریخ میں ابتداء ہوئی ہے۔ مذہبی جنگوں کی جن میں سو فیصدی مذہبی احمدیوں کی اطاعت کی گئی اور آنحضرت کے زمانے میں ایک بھی ایسا واقعہ نہیں جس میں دشمن ہم پر انگلی رکھ سکے اور ہم اس کا دفاع نہ کر سکیں۔ بعد میں جب سیاسی حکومتیں قائم ہو گئیں ان میں کئی ایسی جنگیں تھیں جو مسلمانوں کی طرف سے تھیں لیکن ان میں کوئی جہاد نظر نہیں آتا۔ جب اس پر دشمن حملہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ تمہارا جہاد ہے تو کس طرح آپ دفاع کریں گے۔ ماں سے کہو کہ یہی اصول ہے کہ قرآن کریم مذہبی جنگوں کی اجازت دیتا ہے مذہبی شرائط کے ساتھ۔ اس کے علاوہ دنیا میں سیاسی جنگیں بھی ہوتی ہیں ان میں تاریخ دان کا کام ہے فیصلہ کرے لیکن اس میں مذہب کا تصور نہیں۔ کیا عیسائی قوموں نے سیاسی جنگیں نہیں کیں، بلکہ اب بھی کر رہی ہیں تو کیا اس کے نتیجے میں آپ عیسائی مذہب کو رگید یں گے۔ یہ ہے جماعت احمدیہ کا مؤقف کہ اسلامی جہاد زندہ رہنا چاہئے لیکن ان شرطوں کے ساتھ جو اسلامی جہاد کی شرطیں ہیں۔ فلسطین کے ایک دوست میرے پاس تشریف لائے کہ بتائیں یہ عرب اسرائیل جنگ کیا ہے! یہ جہاد ہے یا نہیں! میں نے کہا کہ دیکھیں کہ آپ مجھ سے جواب ایسا لینا چاہتے ہیں کہ جس کے نتیجے میں

آپ استحکام پیدا کریں۔ میں یہ بتاتا ہوں کہ یہودیوں کا کوئی حق نہیں وہاں رہنے کا۔ یہ عالم اسلام کے خلاف ایک سیاسی سازش ہے۔ یہ میرا مؤقف ہے اور جماعت احمدیہ ہمیشہ صف اوّل میں یہود کے خلاف دلائل کے ذریعہ ان کو ناکام بنانے میں آگے رہی ہے۔ یونائیٹڈ نیشنز میں جو دفاع چوہدری ظفر اللہ خان صاحبؓ نے کیا ہے ایسا دفاع آج تک کوئی نہیں کر سکا۔ تمام مسلمان ممالک جانتے ہیں اور ممنون احسان ہیں لیکن اگر آپ اس کو مذہبی جہاد ان معنوں میں کہتے ہیں جو رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے تو آپ مجھے یہ بتائیں کہ کیا نعوذ باللہ خدا تعالیٰ بے وفا ہو چکا ہے یا جھوٹ بولنے لگ گیا ہے (نعوذ باللہ) اس نے تو یہ وعدہ کیا تھا کہ میں تمہیں جہاد کی اجازت دے رہا ہوں اور میں تمہاری فتح پر قادر ہوں اور آپ جو لڑائی کر رہے ہیں اس میں وہ وعدہ کہاں گیا! کیوں ایک چھوٹی سی اقلیت بجائے بار بار آپ کو مارتی ہے ایک بھاری اکثریت کے درمیان ایک اتنا سا ناسور ہے لیکن وہ کینسر بن گیا ہے۔ صحت مند جسم خواہ کتنا ہی بڑا ہو، کینسر چھوٹا بھی ہو تو غالب آ جاتا ہے، تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے اندر صحت مند جسم کی مدافعت کی طاقت نہیں رہی۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خدا تعالیٰ نے جو جہاد مقرر کیا اس کی شرطیں آپ پوری کر رہے ہوں اور اللہ تعالیٰ آپ کو چھوڑ دے۔ ایک طرف اعلان کرے کہ

ان اللّٰہ علیٰ نصرھم لقدیر

کہ خدا تمہاری نصرت پر قادر ہے، دوسری طرف جب لڑائی ہو تو دشمن کو فتح دے دے اور مسلمان کو چھوڑ دے، یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے مذہبی نقطۂ نگاہ سے ضرور کوئی نقائص موجود ہیں، ان کی آپ اصلاح کریں تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے اور اس کا یہ وعدہ ہے کہ ان الارض یرثھا عبادی الصٰلحون۔ (الانبیاء ۱۰۶) اس زمین کے متعلق وعدہ ہے کہ میرے صالح بندے لازماً اس کے وارث بنائے جائیں گے۔ اس لئے آپ اپنے اخلاقی نقائص دور کرنے کی کوشش کریں اپنے دینی نقائص کو دور کرنے کی کوشش کریں، صالح بندے بنیں اور پھر خدا کا وعدہ آپ کے حق میں پورا ہو گا۔ عقل اور فہم کی بات کی خواہ مخواہ مخالفت نہیں کرنی چاہیئے، دلیل سے بات ہونی چاہیئے، قرآن اور سنّت سے بات کرنی چاہیئے۔

(باقی)

۲۲ فروری تبلیغ : یومِ مصلح موعودؓ

پیشگوئی مُصلح موعودؓ

خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے (جلّ شانہ و عزّ اسمہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا - کہ

"مَیں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اِسی کے موافق جو تُو نے مجھ سے مانگا - سو مَیں نے تیری تضرعات کو سُنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیّت جگہ دی (اور تیرے سفر کو جو ہشیارپور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا - سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے - فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے - اے مظفر! تجھ پر سلام خُدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں - اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کیساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کیساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان لاتے اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفٰےؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے -

سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا اور وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت و نسل ہو گا - خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اُس کا نام عمانوایل اور بشیر بھی ہے اُس کو مقدس رُوح دیگئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے

مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اُس کے ساتھ فضل ہے جو اُس کے آنے کے ساتھ آئیگا۔ وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا وہ دُنیا میں آئیگا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اُسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا اور وہ تین کو چار کرنیوالا ہوگا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظْهَرُ الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَأَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا وہ جلد جلد بڑھے گا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائیگا۔ وَكَانَ أَمْرًا مَقْضِيًّا"۔

علم و معرفت کے روحانی خزائن

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ چھیالیس کتب کا سیٹ مشتمل بر کتب و ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ اور تفسیر کبیر رقم فرمودہ حضرت مصلح موعودؓ اس وقت برائے نام قیمت یعنی صرف ۲۵۰ ڈالر میں دستیاب ہے۔ احباب اس سنہری موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ خود خریدیں۔ بچوں کو خرید کر دیں کیونکہ امریکہ جیسے غیر دینی و غیر اسلامی ماحول میں ان کتب کے مطالعہ سے ایک نئی زندگی اور جلا حاصل ہوتی ہے۔

جزاکم اللّٰہ احسن الجزاء

مزید معلومات و رابطہ کیلئے:۔

WASHINGTON DC	202-232-3737
LOS ANGELOS CA	714-627-2252
CHICAGO IL	312-790-0804
NEWYORK NY	718-479-3345

جہاں میں رحمتِ پروردگار بن کے رہو

مرے عزیزو اخوت شعار بن کے رہو
جہاں میں رحمتِ پروردگار بن کے رہو
کسی کو اپنا بنا لو کسی کے ہو جاؤ
کسی کے دل کا سکون و قرار بن کے رہو
پیام دے جو گلوں کو حیاتِ تازہ کا
چمن میں تم وہ نسیمِ بہار بن کے رہو
خدا کی یاد سے غافل نہ دل کو ہونے دو
اُسی کے یار اُسی کے نگار بن کے رہو
مرے عزیزو یہ دُنیا تو آنی جانی ہے
یہاں ہمیشہ غریب الدیار بن کے رہو
ہر اک کے مونس و محسن ہر ایک کے ہمدرد
ہر اک کے ہمدم و حاجت برار بن کے رہو
خدا سے صاف رہے ہر معاملہ ہر دم
اور اُس کے دین کے خدمتگزار بن کے رہو
نہ خلد کی ہو طلب اور نہ خوفِ نارِ سقر
تم اس طرح کے عبادت گزار بن کے رہو

خودی و نخوت و کبر و ریا سے نفرت ہو
جہاں بھی جاؤ وہاں خاکسار بن کے رہو
نہ داغدار ہو دامن کسی گنہ سے کبھی
ہمیشہ صالح و پرہیزگار بن کے رہو
زباں پہ جھوٹ کبھی بھول کر بھی آ نہ سکے
صفا و صدق کے آئینہ دار بن کے رہو
سعید روحیں رہیں تم سے رُشد کی طالب
تم ایسے پیکرِ عزّ و وقار بن کے رہو
بھٹکنے پائے نہ دل میں قنوط و یاس کبھی
خدا کے فضل کے امیدوار بن کے رہو
امامِ وقت جو حق نے عطا کیا ہے ہمیں
ہمیشہ اُس کے اطاعت شعار بن کے رہو
غرض یہ زندگی ایسے بسر کرو صدیقؔ
کہ بعدِ مرگ بھی تم یادگار بن کے رہو

(محمد صدیق امرتسری مرحوم)